روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 20 جنوری 2012ء 25 صفر 1433 ہجری 20 صلح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 17

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

موت آنے والی ہے اس سے کسی کو چارہ نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ اس پیالہ کے پینے سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ خدا تعالیٰ کے تمام برگزیدہ بندوں اور انبیاء ورسل کو بھی اس راہ سے گزرنا پڑا تو اور کون ہے جو بچ جاوے۔ حکیم اور فلاسفر جو سخت دل ہوتے ہیں ان کو بھی یہ بات سوجھ گئی ہے اور انہوں نے اعتراف کیا بلکہ موت کو ضروری سمجھا ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ زمین تو ربع مسکون ہے اور اس میں بہت ہی تھوڑا حصہ آباد ہے۔ اگر وہ تمام لوگ جو ابتدائے آفرینش سے پیدا ہوئے ابتک زندہ رہتے تو ان کے رہنے کو کوئی جگہ اور مقام نہ ملتا۔ یہاں تک کہ وہ کھڑے بھی نہ ہو سکتے۔ پس اس قدر کثرت خود چاہتی ہے کہ موت ہو تا کہ پہلے چلے جاویں تو دوسروں کے لئے جگہ ہو موت کو یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ مرکر انسان بالکل گم ہو جاتا ہے نہیں بلکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کوٹھڑی سے نکل کر انسان دوسری کوٹھڑی میں چلا جاتا ہے۔ اس کی حقیقت کسی قدر خواب سے سمجھ میں آسکتی ہے کیونکہ خواب بھی گویا ہمشیرۂ موت ہے۔ خواب میں بھی ایک قسم کا قبض روح ہی ہوتا ہے۔ دوسروں کے خیال میں جو سونے والے کے پاس بیٹھے ہیں وہ بالکل بے خبری اور محویت کے عالم میں ہیں۔ لیکن خواب دیکھنے والا معاً دوسرے عالم میں ہوتا ہے۔ اور وہ سیاحت کر رہا ہوتا ہے۔ اب بظاہر اس کے حواس اور قویٰ سب معطل ہوتے ہیں۔ لیکن سونے والا اور خواب دیکھنے والا خوب جانتا ہے کہ اس کے حواس اور قویٰ سب کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح پر مرنے والا موت کے بعد اپنے آپ کو معاً دوسرے عالم میں دیکھتا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جب موت آتی ہے تو وہ شخص جس نے اپنی عمر عزیز کو دنیا کے حصول میں ہی ضائع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کیا تھا۔ وہ چونکہ ابھی بہت سے کاموں کو ناتمام اور ادھورا پاتا ہے۔ اس لئے اس پر حسرت اور افسوس کا استیلاء ہو جاتا ہے اور وہ موت اسے تلخ گھونٹ معلوم ہوتی ہے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ انسان دلبستگی پیدا نہ کرے اور اپنے اوقات کو ضائع نہ کرے۔ ہر لحظہ کو غنیمت سمجھ کر اور یقین کر کے کہ شاید ابھی موت آجاوے مرنے کے واسطے تیار رہنا چاہئے۔ جب اس تیاری کی فکر دامنگیر رہے گی تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنے تعلقات کو بڑھائے گا اور اس دوسرے جہان میں آرام پانے کا خیال کرے گا۔

یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جیسے زمیندار اپنی فصل کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کے دکھ اور تکالیف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح پر مومن کو اس کی حفاظت کے لئے کرنا چاہئے۔ تا کہ دوسرے جہاں میں آرام پاوے۔ اگر اب بے پروائی کرے گا اور وقت کی قدر نہیں کرے گا تو پھر اس کو اس وقت سخت افسوس اور حسرت ہوگی۔ جب اس جہان سے رخصت ہو کر دوسرے عالم میں جانا پڑے گا اور وہاں اس کے لئے بجز دکھ اور درد کے اور کیا ہوگا؟ اس دنیا میں وہ اس دنیا کے ہم وغم میں مبتلا رہا اور اس عالم میں اس ہم وغم کے نتائج ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 393)

پہلی نماز جنازہ

ہجرت کے بعد رسول اللہؐ نے مدینہ میں حضرت ابوایوب انصاریؓ کے ہاں قیام فرمایا مگر آپ کی اونٹنی کی لگام حضرت اسعد بن زرارہؓ نے پکڑ لی اور اونٹنی ان کی مہمان رہی۔ رسول اللہؐ کی ہجرت کے بعد سب سے پہلے فوت ہونے والے صحابی حضرت اسعد بن زرارہؓ ہی تھے اس لحاظ سے ہجرت کے بعد سب سے پہلی نماز جنازہ رسول اللہؐ نے انہی کی پڑھائی۔

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 237 الاصابہ جلد 1 صفحہ :55)

نمازوں کے محافظ مومن

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''چھٹے درجے کے مومن جو پانچویں درجہ سے بڑھ گئے ہیں وہ ہیں جو اپنی نمازوں پر آپ مُحافِظ اور نگہبان ہیں یعنی وہ کسی دوسرے کی تذکِیر اور یاد دِہانی کے محتاج نہیں رہے بلکہ کچھ ایسا تعلق اُن کو خدا سے پیدا ہو گیا ہے اور خدا کی یاد کچھ اس قسم کی محبوب طبع اور مدار آرام اور مدارِ زندگی ان کے لئے ہو گئی ہے کہ وہ ہر وقت اُس کی نگہبانی میں لگے رہتے ہیں اور ہر دم اُن کا یادِ الٰہی میں گذرتا ہے اور نہیں چاہتے کہ ایک دم بھی خدا کے ذِکر سے الگ ہوں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 212)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

وقف جدید۔ آسمان کی آواز

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''میں آپ لوگوں کو برابر تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کیلئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں۔ خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تا کہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔

(الفضل 31 دسمبر 1959ء)

والدہ ماجدہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی یاد میں

خدا کے انعامات، افضال، رحمت
چلی ہے سمیٹے ہوئے سوئے جنت
فدا تھیں سبھی قوتیں اس کی راہ میں
رہی موجزن دل میں اس کی محبت
بہت شان کا ہے تیرا وصلِ دلبر
ملی دو جہانوں میں توقیر و عزت
تیرا طوف کرتی رہی ہیں ہمیشہ
قیادت سیادت سعادت نجابت
تری عظمتوں کی تیری رفعتوں کی
زمانے نے دی سو برس تک شہادت
وہ آباء ترے حاملِ شان و شوکت
کہ حاصل ہوئی تم کو جن کی محبت
ہے مشہور تیری وفائے خلافت
وہ شان اطاعت وہ ذوق ارادت
وہ پاکیزگی نفس کی وہ طہارت
فرشتوں کی حاصل تھی تجھ کو رفاقت
دعاؤں میں وہ رات دن محو رہنا
جماعت کو تسکین دہ استجابت
مثالی ہی دیکھی ہیں اہلِ جہاں نے
تیری فہم اور عقل و دانش فراست
وہ لجنات کو یاد ہے اب تلک سب
وہ تیری قیادت وہ دورِ سعادت
غم تربیت میں وہ ملت کے گھلنا
خلیفہ نے خود جس کی دی تھی شہادت
جہاں درد کا دل میں آباد تیرے
یہی آرزو کہ ملے سب کو راحت
تو ام المساکین ماں بیوگان کی
کہ جن کے لئے تھی ترے دل میں رافت
کبھی فکر یہ کہ ملے نان و نفقہ
پھر امداد کپڑوں، لحافوں کی صورت
وہ فرزند جو ہیں خلیفہ ہمارے
رہے ان پہ ہر آن مولا کی رحمت
جماعت کے غم ہوں کہ یا ذات کے ہوں
ہے ہنس کر ہی ان کو اٹھانے کی عادت
خدایا تو سب بار ان کے اٹھا لے
عطا کر انہیں شادمانی بشاشت
تو رکھ ان کو خود اپنی حفظ و اماں میں
اور ہمراہ ہو تیری تائید و نصرت
بہت بے بسی کہ حضور ان کے اکثر
میں خط لکھ سکوں نہ بوقت ضرورت
ملیں فیض تیری دعاؤں کے ہم کو
یہی عرض آقا بصد عجز و منت

امۃ الرشید بدر

محمد طاہر ندیم صاحب۔ عربی ڈیسک یو۔کے

مصالح العرب۔ عرب اور احمدیت

قسط نمبر 32

خلفائے احمدیت کی نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، آپ کی امت اور عرب قوم سے محبت حضرت مسیح موعود کی اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت کا پرتو ہے۔ آپ کی آنحضرت ﷺ سے بے پناہ محبت کا ایک پہلو یہ ہے کہ آپ نے آنحضرت ﷺ سے منسوب ہونے والی ہر چیز سے محبت کی۔ عربوں سے محبت، ان کے دیار و امصار سے محبت، ان کی گلی کوچوں سے محبت، سرزمین عرب کے سنگریزوں اور ریت کے ذروں تک سے ایسی محبت کی کہ یہاں تک فرما دیا کہ کاش ان کی مٹی کے ذرات کو ایسی عزت و توقیر سے سرآنکھوں پر بٹھاؤں کہ انہیں اپنی آنکھ کا سرمہ بنالوں۔ صرف اس لئے کہ ان گلیوں، ان رستوں اور ان ذرات پر میرے آقا و مولا کے قدم مبارک پڑے ہوں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطبہ میں ''حُبُّ الْعرب من الْایْمان'' کا مضمون احادیث مبارکہ اور حضرت مسیح موعود کے الہامات و کشوف اور تحریرات کی روشنی میں بالتفصیل بیان فرمایا ہے۔ ذیل میں حضور کے خطبہ سے متعلقہ حصہ پیش کیا جاتا ہے۔

حُبُّ الْعرب من الْایْمان

''آج کل عالم اسلام پر ایک بہت بڑا ابتلا آیا ہوا ہے اور خاص طور پر عرب ممالک بہت ہی دکھ کا شکار ہیں۔ ہر طرف سے ان پر مظالم توڑے جا رہے ہیں اور کوشش کی جارہی ہے کہ عربوں کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا جائے۔ اسرائیل کیا اور مغربی طاقتیں کیا اور مشرقی طاقتیں کیا یہ سارے عربوں کو مظالم کا نشانہ بنارہی ہیں اور ان سے کھیل کھیل رہے ہیں۔ ہتھیار اس غرض سے دیئے جا رہے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور جہاں تک اسرائیل کا تعلق ہے اس کے مقابل پر کوئی دنیا کی طاقت بھی سنجیدگی سے اُن کی مدد کرنے کے لئے آمادہ ہی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کے فیصلے ہیں کہ ایسی حالت میں عربوں کو رکھا جائے کہ ان کا تیل اپنے بچے کھچے ہتھیاروں کے بدلے لوٹ لیا جائے، ان کی دولتیں سمیٹ لی جائیں اور ان کو ایک دوسرے کے قتل پر آمادہ کیا جائے۔ تو انتہائی تکلیف دہ اور دکھ کا حال ہے جو ناقابل برداشت ہونا چاہئے ایک...... کے لئے۔

جماعت احمدیہ کو میں آج خاص طور پر تاکید کرتا ہوں کہ بے حد درد اور کرب کے ساتھ، باقاعدگی سے عربوں کے لئے دعائیں کریں یعنی ایک دفعہ کی یا دو دفعہ کی دعا کا سوال نہیں بلکہ اس کو التزام کے ساتھ پکڑ لیں۔ ہر تہجد میں، ہر نماز میں، جہاں تک توفیق ملے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم پر فضل فرمائے اور رحم فرمائے اور مصیبتوں اور دکھوں سے نجات بخشے اور ہدایت دے اور اگر ان کے کسی فعل سے خدا ناراض ہے تو ان سے مغفرت کرے، عفو کا سلوک فرمائے اور وہ نور جو پہلے ان سے پھوٹا تھا وہ دوبارہ ان میں بڑی شدت کے ساتھ اور قوت کے ساتھ داخل ہو۔ نور مصطفوی ﷺ کو ساری دنیا میں پھیلانے کا موجب بنیں اور صف اول کی قربانیاں جس طرح پہلے انہوں نے دی تھیں دین اسلام کے لئے آئندہ بھی ان کو دین اسلام کی صف اوّل میں ہی اللہ تعالیٰ رکھے، پیچھے رہ جانے والوں میں شامل نہ کرے۔ آنحضرت ﷺ کا عربوں میں سے ہونا ایک اتنا بڑا احسان ہے ساری دنیا پر عربوں کا، اگرچہ بالارادہ تو نہیں لیکن عرب قوم کا احسان ہے کہ اس میں سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ظاہر ہوئے اور پھر اتنی حیرت انگیز قربانی کی ہے اسلام کے لئے اس قوم نے کہ کوئی نظیر جس کی دنیا میں نظر نہیں آتی۔ تو پہلے حضور اکرم ﷺ کی بعثت عربوں میں سے اگرچہ بالارادہ عرب کا احسان نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ضرور کوئی نیکی اور غیر معمولی خوبی دیکھی تھی جو سید الانبیاء ﷺ کو عربوں میں مبعوث فرمایا اور بعد میں ان کے عمل نے ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کا انتخاب بہترین انتخاب تھا۔ پس یہ براہ راست ہمارے محسن بنے، بالارادہ محسن بنے جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کے پیغام کی تائید کی اور بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے لیکن پیچھے نہیں ہٹے اور تمام دنیا کو دیکھتے دیکھتے چند سالوں میں نور اسلام سے منور کر دیا۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:......

کہ میں نے عربوں کے لئے دعا کی اور عرض کیا اے میرے اللہ! جو ان (عربوں) میں سے تیرے حضور حاضر ہو اس حال میں کہ وہ مومن ہے تیری لقاء کو مانتا ہے تو تو تمام عمر اس سے بخشش کا سلوک فرما اور یہی دعا حضرت ابراہیم نے کی، اسماعیل نے کی اور حمد کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور تمام مخلوقات میں سے میرے جھنڈے کے قریب ترین اس روز عرب ہوں گے۔

(کنز العمال جلد 6 صفحہ 204)

عرب اللہ تعالیٰ کا نور ہیں اس زمین میں اور ان کی ہلاکت تاریکی کا باعث ہوگی۔ جب عرب ہلاک ہوں گے تو زمین تاریک ہو جائے گی اور نور جاتا رہے گا۔

تو معنوی لحاظ سے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ عربوں کو ہلاکتوں سے بچائے اور ظاہری اور جسمانی لحاظ سے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ عربوں کو ہلاکت سے بچائے۔

پھر حضور اکرم ﷺ نے نصیحت فرمائی:......

عربوں سے تین وجوہ سے محبت کرو اوّل یہ کہ میں عربی ہوں دوئم یہ کہ قرآن کریم عربی میں نازل ہوا سوئم یہ کہ اہل جنت کی زبان بھی عربی ہوگی۔

پھر آنحضور ﷺ فرماتے ہیں:......

کہ عربوں سے بہت محبت کرو اور ان کی بقا سے محبت کرو یعنی کوشش کرو کہ وہ ہر حال میں باقی رہیں اور زندہ رہیں اور دنیا میں ہمیشہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہوئے جاری ساری رہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں اگر یہ قوم باقی رہے گی تو اسلام کا نور باقی رہے گا اور ان کے فنا ہونے سے اسلام میں تاریکی آجائے گی۔

(کنز العمال جلد 6 صفحہ 204)

پھر فرمایا:

''حُبُّ الْعرب ایْمان'' و بُغْضُهُمْ نفاقٌ''۔ (کنز العمال جلد 12 صفحہ 44)

عربوں سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے، ایمان کی علامت ہے اور یہ بات نفاق ہے کہ عربوں سے بغض کیا جائے۔ جس کے دل میں منافقت کی رگ ہو صرف وہی عربوں سے دشمنی یا بغض رکھ سکتا ہے۔

پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا:......

(ترمذی ابواب المناقب باب مناقب فی فضل العرب صفحہ 63)

جس نے عربوں کو دھوکا دیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور اس کو میری محبت نہیں پہنچے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے بھی اپنے آقا کی پیروی میں عربوں سے غیر معمولی محبت کی اور محبت کی تعلیم دی اور ان کے لئے بے انتہا دعائیں کیں۔ چنانچہ میں حضرت مسیح موعود کی بعض تحریرات آپ کے سامنے رکھتا ہوں تاکہ آپ کے دل میں بھی وہی جذبہ جوش مارے، اسی طرح دل گرمائے جائیں عربوں کی محبت میں اور اسی طرح عاجزی اور انکسار اور بے حد خلوص اور جذبہ کے ساتھ آپ اپنے عرب بھائیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

پہلے تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ عربوں میں بعض لوگ بہت ہی نیک دل اور پاک فطرت اور صلحاء ایسے ہیں جنہوں نے مجھے قبول کیا ہے مخالف حالات کے باوجود اور صدق و صفا میں وہ بہت بڑھ گئے ہیں۔

فرماتے ہیں:۔

خالص عربوں میں سے کچھ لوگ میری طرف مائل ہوئے اور انہوں نے سچائی اور صدق و صفا سے میری بیعت کی۔ میں نے ان میں اخلاص کا نور اور صدق کی علامت دیکھی اور ایسی حقیقت دیکھی جو مختلف قسم کی سعادتوں کی جامع ہے اور وہ عمدہ معرفت سے متّصف ہیں بلکہ بعض علم و ادب میں فیض یافتہ ہیں اور قوم کے مشہور لوگ ہیں ......اے نجباء عرب! میں قلب اور روح کے ساتھ تمہارے ساتھ ہوں۔ اور میرے رب نے مجھے عربوں کے بارہ میں بشارت دی ہے اور مجھے الہام کیا ہے کہ میں ان کی روحانی خوراک کا سامان کروں اور انہیں ان کا صحیح راستہ بتاؤں اور ان کے حالات ٹھیک کروں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں تم مجھے کامیاب ہوتا پاؤ گے۔ اے میرے عزیزو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ پر تائید ...... اور اس کی تجدید کے لئے تجلی فرمائی اور یہ خاص قسم کی تجلی تھی اور مجھے برکات کی بارش عطا کی اور مختلف قسم کے انعامات سے مجھے نوازا اور سخت پریشانی کے وقت میں مجھے...... کے لئے بشارت دی گئی جبکہ خیر الانام کی امت سخت تنگ حالات میں زندگی بسر کر رہی تھی۔ یہ بشارات مختلف قسم کے فضلوں اور فتوحات اور تائیدات پر مشتمل تھیں۔ پس میں نے چاہا کہ اے معشر العرب تم کو بھی ان نعمتوں میں شریک کروں اور میں اس دن کا منتظر ہوں۔ پس کیا تم پسند کرو گے کہ مجھ سے اللہ رب العالمین کی خاطر مل جاؤ؟

(حمامۃ البشریٰ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 181-183)

پھر آپ نے یہ خوشخبری دی:......

اور میں دیکھتا ہوں کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی آنکھوں میں عجیب ہے۔

(نور الحق حصہ دوم روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 197)

پس دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ اس مبشر پیشگوئی کو پورا فرمائے جلد اور جلد ہم اپنی آنکھوں سے وہ بات دیکھیں جو دنیا کی نظر میں عجیب ہے لیکن خدا کی نظر میں مقدر ہے اور لازماً ایسا ہو کر رہے گا۔

فرمایا، میں نے ایک مبشر خواب میں مومنوں اور عادل اور نیکوکار بادشاہوں کی ایک جماعت دیکھی جن میں سے بعض اسی ملک (ہند) کے تھے اور بعض عرب کے، بعض فارس کے اور بعض شام کے، بعض روم کے اور بعض دوسرے بلاد کے تھے جن کو میں نہیں جانتا۔ اس کے بعد مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے اور تیرے لئے دعائیں کریں گے اور میں تجھے برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میں ان کو مخلصوں میں داخل کروں گا۔ یہ وہ خواب ہے جو میں نے دیکھی اور وہ الہام ہے جو خدائے علام

کی طرف سے مجھ پر ہوا۔

(لجۃ النور روحانی خزائن جلد16 صفحہ 339-340)

وہ لوگ جو دعائیں کریں گے ان میں سے بعض کے متعلق آپ کو خبر دی گئی کہ وہ کون ہیں؟ چنانچہ آپ کو یہ الہام ہوا: ......

یعنی تیرے لئے شام کے ابدال دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔

(تذکرہ صفحہ:100)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود نے آئینہ کمالات اسلام میں عربوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ......

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے خالص عربوں کے اصفیا و اتقیا! تم پر سلام ہو۔ اے ارض نبوت کے رہنے والو اور عظیم بیت اللہ کے پڑوسیو! تم پر سلام ہو۔ تم اسلام کی امتوں میں سے بہترین ہو اور اللہ عزوجل کی جماعت کے بہترین لوگ ہو۔ کوئی قوم تمہاری شان تک نہیں پہنچ سکتی۔ تم شرف، بزرگی اور مرتبہ میں بڑھے ہوئے ہو اور تمہارے لئے یہ فخر ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم سے وحی شروع کی اور اس نبی ﷺ پر ختم کی جو تم میں سے تھا اور تمہاری زمین اس کا وطن تھا اور اس کا ماویٰ اور مولد تھا اور تمہارے لئے یہ فخر کافی ہے جو تمہیں اس نبی محمد مصطفیٰ سید الاصفیاء اور فخر الانبیاء اور خاتم المرسلین اور امام الوریٰ کی وجہ سے ملا...... اے میرے اللہ! زمین کے قطرات اور ذرات اور زندوں اور مردوں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور ہر ظاہر و باطن کے شمار کے مطابق رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور ہماری طرف سے ایسی سلامتی بھیج جو آسمان کی اطراف کو بھر دے۔ خوشخبری ہے اس قوم کے لئے جو محمد ﷺ کی غلامی کا طوق اپنی گردن میں اٹھاتی ہے اور خوشخبری ہے اس دل کے لئے جو اس کے حضور تک پہنچ گیا اور اس سے جا ملا اور اس کی محبت میں فنا ہو گیا۔ اے اس زمین کے رہنے والو! جس پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدم پڑے اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، تم سے راضی ہو اور تمہیں خوش رکھے۔ تمہارے بارہ میں میری رائے بہت بلند ہے اور میری روح میں تم سے ملاقات کے لئے پیاس ہے۔ اے اللہ کے بندو! میں تمہارے ملک اور تم لوگوں کی برکات دیکھنے کا بہت شوق رکھتا ہوں تا کہ میں خیر الوریٰ ﷺ کے قدموں کے پڑنے کی جگہ کی زیارت کروں اور اس مٹی کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بناؤں اور اس کی بھلائی اور اس کے اچھے لوگوں کو دیکھوں اور اس کے نشانات اور علماء سے ملوں اور میری آنکھیں اس ملک کے اولیاء اور بڑے بڑے غزوات کے مقامات کو دیکھ کر ٹھنڈی ہوں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے تمہاری زمین کا دیکھنا نصیب کرے۔ اور مجھے اپنی بڑی مہربانی کی بنا پر تمہارے دیکھنے سے خوشی پہنچائے۔ اے میرے بھائیو! میں تم سے محبت کرتا ہوں، تمہارے ملک سے محبت کرتا ہوں، تمہارے راستوں کی ریت اور تمہاری گلیوں کے پتھروں سے محبت کرتا ہوں اور تمہیں دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتا ہوں۔ اے عرب کے جگر گوشو! اللہ تعالیٰ نے تم کو بہت بڑی بڑی برکات اور بہت سے فضلوں سے سرفراز فرمایا ہے اور بڑی رحمتوں کا مرجع بنایا ہے۔ تم میں اللہ کا وہ گھر ہے جس کی وجہ سے اُمّ القریٰ کو برکت دی گئی ہے اور تم میں نبی کریم ﷺ کا روضہ ہے جس نے دنیا بھر میں توحید کی اشاعت کی، اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کیا اور تم سے وہ قوم نکلی جس نے اللہ اور رسول ﷺ سے پورے دل اور پوری روح اور پوری عقل کے ساتھ محبت کی اور اپنے مال اور اپنی جانیں اللہ کے دین اور اس کی پاکیزہ ترین کتاب کی اشاعت کے لئے خرچ کر دیں۔ پس تم ان فضائل کے ساتھ مخصوص ہو اور جس نے تمہاری عزت نہیں کی وہ ظالم اور حد سے بڑھنے والا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد5 صفحہ 419 تا422)

پھر حضرت مسیح موعود ''حمامۃ البشریٰ'' کے سرورق پر اپنا یہ شعر درج فرماتے ہیں:

ہماری حمامہ شوق کے پروں پر اڑتی ہے اور اس کی منقار میں سلام کے تحفے ہیں وہ اڑ رہی ہے میرے رب کے محبوب نبی ﷺ اور اس کے رسولوں کے سردار خیر الانام کے وطن کی طرف۔

(حمامۃ البشریٰ ٹائٹل پیج روحانی خزائن جلد7)

پس یہ ہے وہ عرب قوم جو سب دنیا کی محسن ہے اور عربوں ہی کا احسان ہے کہ اسلام ہم تک پہنچا اور نبی امی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ عرب تھے، اگر کوئی اور وجہ نہ ہوتی تو یہی ایک وجہ کافی تھی کہ ہم اس قوم سے محبت کریں اور اس کے لئے دعائیں کریں اور جس روح اور جذبہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود نے ان کو سلام بھیجے ہیں اور دعائیں دی ہیں اسی روح اور اسی جذبہ اور اسی تڑپ کے ساتھ ہم ان کو سلام بھیجیں۔ جس طرح حضرت مسیح موعود کی حمامہ بڑے شوق اور محبت سے سلام کے تحفے اپنی منقار میں لئے ہوئے اس طرف روانہ ہوئی تھی، آج ہر احمدی دل سے دعائیں اڑتی ہوئیں اور عرب کی سرزمین پر رحمتوں کی بارشیں بن کر برسنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہر ابتلا سے محفوظ رکھے، اسے نور ہدایت سے منور کرے، ان کے دکھ دور فرمائے، ان سے بخشش اور عفو کا سلوک فرمائے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے ان پر رحمتوں کی بارش برسا دے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین''

(حوالہ از خطبات طاہر خطبہ جمعہ فرمودہ 6رجنوری 1984ء)

اس کے تین ہفتے بعد حضور انور نے ایک دفعہ پھر نہایت پر درد انداز میں عربوں کے لئے احباب جماعت کو دعا کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور فرماتے ہیں:

''عربوں کے متعلق بھی خاص طور پر دعا جاری رکھیں۔ بہت ہی پیار اور محبت ہونی چاہئے عرب قوم کے لئے کیونکہ آنحضرت ﷺ اس قوم سے تشریف لائے۔ اگر سچا عشق ہو تو حضور ﷺ سے تو آپؐ کی قوم سے محبت تو ایک طبعی بات ہے فطرتی عمل ہے۔ کہتے ہیں لیلیٰ کے کُتّے سے بھی مجنوں کو پیار تھا تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہم قوموں سے ہمیں پیار نہ ہو، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے عربوں کے لئے بالخصوص بہت درد سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حالات بدل دے اور ان کی طرف سے ہم خوشیوں کی خبریں پائیں۔ (آمین)''

(خطبات طاہر جلد خطبہ جمعہ فرمودہ 27رجنوری 1984ء)

یورپ میں بسنے والے عربوں میں دعوت الی اللہ اور ابتدائی ثمرات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے پاکستان سے لندن ہجرت کے بعد یورپ میں بسنے والی مختلف اقوام میں دعوت الی اللہ کی ایک رو چلا دی۔ یورپ میں بسنے والے عربوں میں دعوت الی اللہ کی غرض سے حضور کے حسب ہدایت مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے دورے کئے۔ ان دوروں کا اچھا اثر ہوا اور عربوں سے سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہونے لگے۔ حضور نے ایک مرتبہ اس بارہ میں فرمایا:

'' اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں دعوت الی اللہ کی ایک نئی رو چل پڑی ہے اور ایسے ممالک جہاں بہت ہی سست رفتار تھی وہاں بھی خدا کے فضل سے بڑی تیزی آرہی ہے اور ایسی قومیں جن میں احمدیت کا نفوذ بہت ہلکا تھا سست روی پائی جاتی تھی ان میں بھی بڑی تیزی سے اب جماعت کی طرف رجوع ہو رہا ہے۔ چنانچہ گذشتہ ایک دو ماہ کے اندر عربی بولنے والی قوموں میں سے خدا کے فضل سے 27 بیعتیں موصول ہوئی ہیں اور اہل عرب خالص بھی ہیں اور شمالی افریقہ کے عرب بھی اس میں شامل ہیں تو یہ رجحان پہلے نظر نہیں آتا تھا۔ یورپ کے دو ممالک میں بلکہ تین میں خدا کے فضل سے عربوں نے وہاں بیعتیں کیں اور بڑے مخلص ہیں۔ ڈنمارک میں تو اوپر تلے دو عرب نوجوانوں نے بیعتیں کی ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ وہ اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں، لٹریچر لے رہے ہیں، توجہ دلا رہے ہیں، مشورے دے رہے ہیں کہ کس طرح ہماری قوم میں دعوت الی اللہ ہونی چاہئے اور اچھے خاصے وہاں کے تعلیم یافتہ اور اعلیٰ خاندانوں کے افراد ہیں۔ تو یہ بھی ایک اللہ کا غیر معمولی فضل ہے جس کو نظر میں رکھنا چاہئے''۔

(خطبات طاہر جلد۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 24راگست 1984ء)

عرب ممالک کی بڑی شخصیات سے خط و کتابت کی کوشش

ازاں بعد حضور نے عرب ممالک میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ کو وسیع کرتے ہوئے پہلے ان ممالک میں بعض عرب شخصیات کے پتے منگوائے تا کہ ان کو لٹریچر بھیجا جاسکے، اس سلسلہ میں حضور انور نے فرمایا:

''میں نے اہل عرب کے پتے مانگے تھے تو انہوں نے وہ ڈائریکٹری اٹھا کے یا شاید عرب Embassies کی کتابیں منگوا کر ان سے پتے نوٹ کر کے بھیج دیئے حالانکہ اس قسم کے پتے نہیں چاہئیں۔ پتے ایسے چاہئیں کہ جہاں پتہ بھیجنے والے کی نظر ہو کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے، عمر اس کی کتنی ہے، رجحان کیا ہیں؟ ضروری تو نہیں کہ جتنے پتے آپ بھیجیں ان سب کو لٹریچر بھجوانا مناسب بھی ہو۔ اس لئے یہاں بھی کافی چھان بین کرنی پڑتی ہے''۔

(خطبات طاہر جلد۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 26راکتوبر 1984ء)

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب بیان کرتے ہیں کہ بعد میں انہوں نے بھی عرب ممالک کا دورہ کیا اور وہاں سے لوگوں کے پتہ جات لا کر لٹریچر روانہ کیا گیا۔ بعض کی طرف سے تو اچھا جواب آیا لیکن بعض نے لکھا کہ ہمیں کچھ نہ بھجوایا جائے۔

اس سلسلہ میں یہ ذکر کرنا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ اس سے قبل حضرت مسیح موعود نے بھی عرب علماء اور اہل علم حضرات کے نام ''الاستفتاء'' کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی ہے جو حقیقۃ الوحی کے ساتھ ملحق عربی حصہ ہے۔

عرب ممالک میں واقفین زندگی مربیان کی روانگی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے لندن ہجرت کے بعد دیگر اقوام کے علاوہ عربوں میں خاص طور پر دعوت الی اللہ کے لئے بہت سے پروگرام شروع کئے جن میں سے کئی امور کا ذکر ہم پچھلی اقساط میں کر آئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ عرب ممالک میں واقفین زندگی بھجوائے جائیں اور عربی دان علماء تیار ہوں۔ چنانچہ اس غرض کے لئے سب سے پہلے مکرم عبدالمومن طاہر صاحب کو مصر بھجوایا گیا۔

اس کی تقریب یوں پیدا ہوئی کہ حضور انور کی ہجرت کے بعد مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ بھی مستقل رہائش کے لئے کینیڈا منتقل ہو گئے۔ کینیڈا جاتے ہوئے

آپ حضور انور سے ملاقات کے لئے لندن رُکے۔ اس ملاقات میں آپ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے کچھ متخصص تیار کئے ہیں۔ وہ اس وقت تو پاکستان میں ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ان سب کو کسی عرب ملک میں بھیج دیا جائے تو نہ صرف ان کے علم میں ترقی ہوگی بلکہ ان کے افق بھی وسیع ہوں گے۔ حضور انور نے محترم ملک صاحب کی تجویز کو قبول فرماتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ ان متخصّصین کو پہلے یہاں لندن بھجوایا جائے اور پھر یہاں سے کسی عرب ملک بھجوانے کی کارروائی کی جائے گی۔

محترم ملک صاحب نے اپنی خاص نگرانی اور محنت اور توجہ اور دعاؤں سے جامعہ احمدیہ میں سے چار طالبعلموں کا انتخاب کیا، ان کو جامعہ کی پہلی دوسری کلاس سے ہی مختلف مضامین میں تخصص کروانا شروع کر دیا۔ چنانچہ اس وقت سے ہی ان کی مختلف کتب کی طرف راہنمائی اور اساتذہ کی نگرانی وغیرہ شروع ہوگئی تھی۔ یہ چار خوش نصیب مکرم نصیر احمد قمر صاحب، مکرم عبد الماجد طاہر صاحب، مکرم منیر احمد جاوید صاحب اور مکرم عبدالمومن طاہر صاحب ہیں۔

ان چاروں متخصّصین کے لندن کے ویزا کے لئے سب سے پہلے مکرم نصیر احمد قمر صاحب اور مکرم منیر احمد جاوید صاحب کا برٹش ایمبیسی میں انٹرویو ہوا۔ ازاں بعد مکرم عبدالماجد طاہر صاحب اور مکرم عبدالمؤمن طاہر صاحب ابھی انٹرویو کے لئے انتظار کر رہے تھے کہ حضور انور کی طرف سے ہدایت موصول ہوئی کہ عربی زبان کے متخصص کو فوراً مصر بھیجا جائے وہاں ان کی بہت ضرورت ہے۔ ساتھ یہ بھی پیغام موصول ہوا کہ اگر ممکن ہو تو اسے براستہ لندن روانہ کیا جائے۔ جائزہ لینے کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ مصر براستہ لندن بہت مہنگا ثابت ہوگا لہذا انہیں براہ راست ہی مصر روانہ ہونا پڑا۔ مکرم عبدالمومن طاہر صاحب 25/اکتوبر 1985ء کو مصر پہنچے۔ ائیر پورٹ پر مکرم ابراہیم البخاری، مکرم حاتم حلمی الشافعی صاحب وغیرہ موجود تھے۔ ابتداء میں چندروز ایک اجتماعی کمرہ میں قیام کیا بعد ازاں رہائش کے لئے ایک گھر کرائے پر لے لیا گیا اور یہ وہاں رہنے لگے۔

اب آگے ہم اس سلسلہ میں بعض حالات و واقعات کا ذکر خود محترم عبدالمومن صاحب کی زبانی سنتے ہیں۔ (ریکارڈ کی خاطر یہ عرض ہے کہ یہ حالات و واقعات خاکسار نے خود ان سے سنے ہیں اور صوتی ریکارڈنگ کی صورت میں خاکسار کے پاس محفوظ ہیں۔ خاکسار نے محترم مومن صاحب کی اجازت سے بعض واقعات کی ترتیب وغیرہ میں تصرف سے کام لیا ہے۔)

حضرت خلیفة المسیح الرابع کی نصیحت اور اس کے ثمرات

مکرم عبدالمومن طاہر صاحب کہتے ہیں کہ:

''میں جب مصر پہنچا تو ذہن میں یہی تھا کہ مصر ایک سیاحتی ملک ہے وہاں دو ہی کام ہوں گے ایک پڑھنا اور دوسرا وقتاً فوقتاً آثار قدیمہ کی سیر کرنا۔ لیکن جب میں نے حضرت خلیفة المسیح الرابع کی خدمت میں اپنے مصر پہنچنے کی اطلاع کی تو حضور کی طرف سے ہدایت موصول ہوئی کہ یاد رکھیں آپ یہاں طالبعلم کے طور پر ہی نہیں بلکہ مربی بھی ہیں اس لئے جماعت کو سنبھالیں۔ یہ جماعت کسی زمانے میں بہت فعال جماعت ہوتی تھی اور بڑے کام ہوئے ہیں۔ اس لئے جماعت کی طرف توجہ دیں۔

دوسری بات حضور کی اس ہدایت میں یہ تھی کہ ہماری جماعت میں عربی دان تو بہت ہیں لیکن عربوں کے انداز میں اور ان کے لہجے کے ساتھ بات کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اس لئے عربوں میں بیٹھیں، ان سے گفتگو کریں اور دیکھیں کہ وہ کس طرح بات کرتے ہیں پھر ان کے سٹائل اور لہجہ کو اپنائیں۔

چنانچہ اس کے بعد میں ہفتہ بھر کچھ نہ کچھ ترجمہ کرتا رہتا اور جمعہ کے دن اس ترجمہ شدہ مواد پر مشتمل خطبہ جمعہ دینے کی توفیق پاتا رہا۔ یوں میری عربی زبان میں تحریر، ترجمہ اور بولنے کی پریکٹس ہوتی رہی۔

ان دنوں مکرم حلمی الشافعی صاحب کے گھر جمعہ ادا کیا جاتا تھا۔ اور نمازیوں کی تعداد 6 یا 7 ہوتی تھی۔ صدر جماعت مکرم عبد المجید بولاد صاحب تھے جو نائیجرین تھے اور ازہر میں پڑھ رہے تھے۔ بعد میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری کر کے اب نائیجریا میں تدریس کے شعبہ سے منسلک ہیں۔

اُس وقت مصر میں میری سب سے زیادہ مدد جس شخص نے کی اس کا نام عمرو عبدالغفار الأحمدی ہے جو مصطفیٰ ثابت صاحب کے ذریعے نئے احمدی ہوئے تھے اور میرے ہم عمر ہی تھے۔

مصر پہنچ کر جن امور سے مجھے سخت گھبراہٹ ہوئی وہ اونچی اونچی عمارتیں تھیں اور ان میں ہمارا فلیٹ ساتویں آٹھویں منزل پر تھا جہاں روزانہ آنے جانے سے دل میں شدید گھبراہٹ پیدا ہوتی تھی۔ اسی طرح ہر فلیٹ کی بالکونی ہوتی ہے اور فلیٹ آپس میں اتنے قریب قریب ہوتے ہیں کہ آس پاس کی آوازیں اور شور سے آپ بچ نہیں سکتے اور مصریوں کی یہ عادت ہے کہ رات بھر نہیں سوتے بلکہ باتیں کرتے رہتے ہیں۔ پھر فجر سے کچھ پہلے سو جاتے ہیں۔ خصوصاً رمضان المبارک میں ساری رات ان کا ٹی وی ''سہرات رمضانية'' کے عنوان سے رمضان کے خاص پروگرام نشر کرتا ہے جو صبح سحری تک رہتے ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ ساری رات کھاتے پیتے اور یہ پروگرام دیکھتے او رہنستے کھیلتے رہتے تھے۔ پھر سحری کے وقت سے ایک گھنٹہ قبل سو جاتے تھے اور صبح سات یا آٹھ بجے جب انہوں نے آفس وغیرہ جانا ہوتا تھا تو ان میں سے بعض اس وقت فجر کی نماز پڑھ کر جاتے تھے اور اس کا نام انہوں نے نماز صبح رکھا ہوا تھا۔

دوسری بات جس کی وجہ سے مجھے کافی مشکل کا سامنا کرنا پڑا وہ ان کے کھانے تھے۔ یہ لوگ اپنے کھانوں میں کھٹائی بہت استعمال کرتے ہیں۔ اور میں زیادہ کھٹائی کھا نہیں سکتا تھا لہذا اکثر اوقات میں ناشتہ عصر کے وقت کیا کرتا تھا یعنی اس وقت جب میں نے انسٹیٹیوٹ جانا ہوتا تھا جبکہ اس سے قبل کوئی پھل وغیرہ کھا کر گزارہ کر لیتا تھا۔

مصر میں جو طلباء جامعۃ الأزہر میں پڑھنے کیلئے دیگر غیر عرب ممالک سے آتے ہیں ان کے لئے عربی زبان میں کسی قدر مہارت حاصل کرنے کے لئے وہاں پر ایک انسٹیٹیوٹ ہے جس میں مجھے داخلہ مل گیا۔ ازاں بعد اس انسٹیٹیوٹ میں کام کرنے والے ایک کلرک کی مدد اور راہنمائی سے ویزا میں ایک سال کی توسیع ہوگئی۔

جب میرے پہلے سال کا ویزا ختم ہوا تو میں نے حضور انور کی خدمت میں بغرض ہدایت اور راہنمائی تحریر کیا کہ میرے پاس دو آپشن (Option) ہیں۔ ایک یہ کہ پہلے کی طرح اس انسٹیٹیوٹ میں رہتے ہوئے مزید ایک سال کا ویزا حاصل کرلوں اور پڑھائی ذاتی کوشش سے جاری رکھوں، کیونکہ یہ انسٹیٹیوٹ بہت ہی بنیادی ہے۔ دوسری آپشن جس کا یہاں کے احمدی احباب بھی مشورہ دے رہے ہیں یہ ہے کہ میں جامعۃ الازہر میں داخلہ لینے کی کوشش کروں۔

اس پر حضور کا ارشاد ملا کہ انسٹی ٹیوٹ میں رہتے ہوئے ویزا لے کر وہاں رہنے کی کوشش کریں اور اپنے طور پر پڑھتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ کو سکھا دے گا۔ لہذا میں نے انسٹیٹیوٹ کے کلرک کی مدد سے مزید ایک سال کا ویزا لے لیا۔ یوں دو سال تو بخیریت گزر گئے۔ تیسرے سال ویزا کی توسیع کی کوشش کی گئی تو اس کلرک نے یہ کہتے ہوئے معذرت کر لی کہ اب میرے افسر نے پوچھا ہے کہ اس پاکستانی کی تو عربی بہت اچھی ہے پھر ابھی تک وہ اس ابتدائی انسٹیٹیوٹ میں کیا کر رہا ہے۔ اس عرصہ میں 1987ء کے شروع میں مکرم منیر احمد جاوید صاحب بھی عربی زبان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے مصر آ چکے تھے۔ اس سال کے آخر پر میں نے حضور انور کی خدمت میں لکھا کہ اب اس انسٹیٹیوٹ میں رہ کر ویزا میں توسیع کا امکان تو ختم ہو گیا ہے۔ اب یا تو میں جامعۃ الأزہر کا رخ کروں، یا واپس پاکستان چلا جاؤں، یا ایک اور بھی آپشن موجود ہے اور وہ یہ کہ مصری حکومت سیاحت کو بہت اہمیت دیتی ہے اور اس سے ہر سال خاصا زرمبادلہ بھی کماتی ہے لہذا اگر وزٹ ویزا کے لئے کوشش کی جائے تو عین ممکن ہے مزید چھ ماہ کیلئے یہاں قیام کی اجازت مل جائے۔ اس پر حضور انور کی طرف سے جواب آیا کہ آپ کو نہ پاکستان جانے کی ضرورت ہے نہ کسی اور ویزا کی۔ بلکہ ہم سپانسر کے کاغذات ارسال کر رہے ہیں آپ ان کے مطابق یہاں آجائیں ہمیں یہاں پر آپ کی ضرورت ہے۔ لہذا اس طرح خاکسار 17/جنوری 1988ء کو پیارے آقا کے قدموں میں لندن پہنچ گیا۔

میرے مصر میں قیام کے دوران کئی ایسے احمدی تھے جن کا ذکر ریکارڈ اور دعا کی خاطر کرنا چاہتا ہوں۔

مکرم کاظم صاحب

اس وقت جماعت کے ایک ممبر مکرم کاظم صاحب تھے جو دراصل مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے بھانجے تھے اور سعودی عرب میں کام کرتے تھے۔ اس دوران انہوں نے ابو الحسن ندوی کی جماعت کے خلاف اعتراضات سے پُر کتاب کا مطالعہ کیا اور اس وقت حضرت خلیفة المسیح الرابع کی خدمت میں بھی لکھا کہ گو مجھے معلوم ہے کہ احمدیت سچی ہے لیکن اس کتاب کی وجہ سے میرے دل میں کچھ شکوک پیدا ہوئے ہیں اس لئے جب تک اس کتاب کا جواب نہیں دیا جاتا اس وقت تک میں دوبارہ بیعت نہیں کروں گا۔

اس دوست کے پاس اپنی گاڑی ہوتی تھی اور کہیں آنے جانے کیلئے مکرم عمرو عبدالغفار صاحب انہی کی خدمات حاصل کرتے تھے کیونکہ یہ بڑی خوش دلی سے یہ خدمت پیش کرتے تھے۔ لیکن جب بھی ان کی گاڑی میں بیٹھتے یہ کوئی نہ کوئی سوال کر دیتے۔ اور سوال کرنے کا انداز چبھنے والا ہوتا۔ مجھے یہ بات بہت ناگوار گزرتی کہ یہ احمدی ہو کر اس طرح کا درشت اور تلخ لہجہ کیوں استعمال کرتے ہیں۔ بہرحال میں نے ان کے اعتراضات اور ان کے بارہ میں دلائل پر مبنی ایک ڈائری بنا لی تھی۔ ایک دن میں نے ان سے پوچھ ہی لیا کہ آپ اس قدر چبھتے ہوئے لہجے میں سوال کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ دراصل جب میں ایسے لہجے میں سوال کرتا ہوں تو آپ غصے میں آجاتے ہیں اور میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ غصے میں زیادہ اچھی عربی بولتے ہیں۔ اس وقت تک مجھے ان کی بیعت کے بارہ میں مذکورہ واقعہ کا علم نہ تھا۔ بعد میں مکرم عمرو عبدالغفار صاحب نے ساری تفصیل سے مجھے آگاہ کر دیا۔ کاظم صاحب نے بعد میں باقاعدہ بیعت کر لی تھی لیکن اس کے باوجود جماعت سے ذرا دور دور ہی رہے۔

ر۔جاوید

میرے دادا جان مکرم چوہدری محمد علی صاحب آف لاٹھیانوالہ

میرے دادا جان کا نام چوہدری محمد علی ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے آپ ایک قصبہ للیانی ضلع قصور میں رہتے تھے اور تقسیم ہند کے بعد گاؤں لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد ہجرت کر کے آ گئے۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری مولا بخش تھا اور آپ چار بھائی تھے جن میں سے دو بھائیوں اور آپ کے ابا جان کو جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا شرف ملا۔ دادا جان نے 1953ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی۔

دادا جان کی بیعت سے پہلے کی زندگی نہایت تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ آپ اپنے علاقے کے بارعب شخص تھے۔ ہر کوئی آپ سے ڈرتا تھا۔ شراب پینا، سگریٹ پینا، لوگوں سے جگا وصول کرنا، جوا کھیلنا آپ کا معمول تھا اور کبھی نماز نہ پڑھی تھی۔

1953ء میں جب حالات ناسازگار تھے اور ملک بھر میں جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کے منصوبے بنائے جا رہے تھے اور ظلم و جبر انتہا کو پہنچ گیا تھا انہی ایام میں کھرڑیانوالہ سے ایک جلوس ہمارے گاؤں کی طرف حملہ کرنے کے لئے آ رہا تھا دادا جان کھرڑیانوالہ کی طرف جا رہے تھے۔ آپ نے اس جلوس کے لوگوں سے دریافت کیا کہ کہاں جا رہے ہو تو ان میں سے ایک نے جواب دیا کہ لاٹھیانوالہ کے مرزائیوں کو ختم کرنے جا رہے ہیں۔ آپ کے دل میں یہ سن کر خیال آیا کہ وہ سب تو ہماری برادری کے لوگ ہیں۔ اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ نے ان لوگوں کے آگے ایک لائن کھینچ دی اور کہا کہ جس آدمی کو اپنی موت منظور ہے وہ اس لائن کو پار کرے۔ کسی کو بھی جرأت نہ ہوئی کہ اس لائن کو پار کرتا۔ ان لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا کیا تم بھی مرزائی ہو گئے ہو تو آپ نے جواب دیا کہ یہی سمجھ لو اور گھر واپس آ گئے۔ ساری رات اسی کشمکش میں گزر گئی کہ میں نے شاید کوئی برا کام کیا ہے کیونکہ مخالفین اپنی تقریروں میں یہ کہا کرتے ہیں کہ مرزائیوں کو قتل کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ اس لئے جب صبح ہوئی تو جڑانوالہ میں مخالفین کا بہت بڑا اجتماع ہوا آپ نے سوچا کہ اپنے گاؤں والے تو رشتے دار ہیں چلو وہاں جا کر ثواب کمائیں اور آپ اس جلسہ میں شرکت کے لئے چلے آئے۔ یہ احراریوں کا جلسہ تھا آپ نے دیکھا کہ ایک مخالف محمد علی جالندھری نے الفضل اخبار ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ سنو مرزا محمود کہتا ہے یعنی (خلیفۃ المسیح الثانی) کہ میں جماعت کو خوشخبری دیتا ہوں کہ خدا آسمان سے ہماری مدد کو دوڑا آ رہا ہے اور جو بھی جماعت احمدیہ سے ٹکرائے گا اس شخص کا حال اس شخص جیسا ہو گا جو کسی پہاڑ سے ٹکراتا ہے اور پاش پاش ہو جاتا ہے۔ اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ فوج کی طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی اور سارا مجمع منتشر ہو گیا۔ ہر ایک کو اپنی جان بچانا نہایت مشکل ہو گیا تھا۔ میں نے اپنے دل میں خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر میں بچ گیا تو میں سمجھوں گا کہ حضرت مسیح موعود سچے ہیں اور خدا کا کرنا ایسا ہی ہوا۔ جب آپ بچ نکلے تو گاؤں واپس آ کر اس وقت کے صدر جماعت کے پاس جا کر کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں اور اس طرح آپ اس بابرکت جماعت میں شامل ہو گئے۔

اس وقت آپ کی شادی نہیں ہوئی تھی اور عمر 32 سال تھی جب گھر والوں کو اس بات کی خبر ہوئی تو وہ نہایت غضبناک ہوئے اور کہا کہ یہ تو مردود ہو گیا ہے۔ آپ کے بڑے بھائی چھرا لئے پھرتے تھے کہ آپ کو قتل کر دیں۔ دادا جان نے اپنے والد ماجد سے کہا کہ آپ کو وہ محمد علی اچھا لگتا تھا جو کہ جوأ کھیلتا اور شراب پیتا تھا یا یہ جو پانچ وقت کی نمازیں پڑھتا ہے۔ مگر بیعت کرنے کے ساتھ ہی آپ میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہوئی۔ ہر قسم کی برائی کو ترک کر دیا۔ پانچ وقت بیت الذکر میں حاضر ہونے لگے تمام چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرنے لگے اس وقت کے لوگ بتاتے ہیں کہ جب آپ نے بیعت کا اعلان کیا تھا تو اس کے بعد کافی حد تک گاؤں کی جماعت محفوظ ہو گئی تھی کیونکہ لوگ آپ سے بہت ڈرتے تھے۔ میرے دادا جان کے احمدی ہونے کے بعد گاؤں کے کسی آدمی میں بھی یہ جرأت نہ تھی کہ جماعت کو یا جماعت کے کسی فرد کو میلی آنکھ سے بھی دیکھے۔

آپ کے گھر اور خاندان والے آپ کے سخت مخالف تھے آپ ان کے لئے بہت دعائیں کیا کرتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو بھی روزانہ خطوط لکھتے رہتے تھے۔ پھر ایک روز ایسا ہوا کہ آپ کے والد چوہدری مولا بخش صاحب اور بڑے بھائی چوہدری سید علی کو خدا تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ یہ بتایا کہ یہی سیدھا اور سچا راستہ ہے۔ یہ خاص خدا تعالیٰ کا فضل اور دادا جان کی دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ ان دونوں نے بھی بیعت کر لی اور دونوں کو ایک ہی رات خدا تعالیٰ نے خواب کے ذریعے خبر دی۔ والد کا کمرہ نیچے تھا اور بڑے بھائی کا اوپر تھا جب صبح ہوئی تو نیچے سے والد اوپر خواب سنانے جا رہے تھے اور اوپر سے بڑے بھائی اپنی خواب سنانے نیچے آ رہے تھے۔

شادی ہونے کے بعد میری دادی جان نے بھی احمدیت قبول کر لی نہایت نیک اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ پانچ وقت کی نمازی اور تہجد بھی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ جب دادی جان تقسیم ہند سے پہلے امرتسر میں رہتی تھیں تو اس وقت ہی خدا تعالیٰ نے آپ کو رویا کے ذریعے خبر دی تھی کہ وقت کا امام آ گیا ہے۔ رویا کچھ یوں ہے۔

دادی جان بیان کرتی ہیں کہ میں شروع جوانی سے ہی خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہا کرتی تھی کہ ایک دن تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد سوتے ہوئے دیکھا کہ کوئی آدمی ہے اور ہاتھ میں ایک تصویر پکڑی ہوئی ہے اور مجھے دیکھ کر کہتا ہے کہ یہ وقت کا امام ہے یعنی امام مہدی ہے۔ جب آپ کی شادی دادا جان سے ہوئی تو آپ نے بتایا کہ جو تصویر خواب میں دکھائی گئی تھی وہ حضرت مسیح موعود کی تھی۔ دادا جان کے کردار کے متعلق لوگ بتاتے ہیں کہ آپ نہایت ہی پاکباز اور سچے انسان تھے۔ غریبوں کے لئے نہایت ہمدرد تھے اور یتیموں کی کفالت کا بھی خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ نے ایک یتیم بچے کو پال کر بڑا کیا اور اس کی اچھی جگہ شادی کروائی مکان بھی خود خرید کر دیا۔

دادا جان چند سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ڈرائیور بھی رہے ہیں۔ جماعت کی طرف سے جب کبھی کوئی نئی تحریک ہوتی تو سب سے پہلے حصہ لیتے اور آخر وقت تک جماعت کے ساتھ نہایت مخلص رہے ہیں۔ میرے ابا جان بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے گاؤں میں غیر از جماعت کا جلسہ تھا جلسہ میں مخالف جماعت کے متعلق نہایت برے الفاظ استعمال کر رہا تھا۔ دادا جان نے رعب سے اسے روکا تو وہ رک گیا۔ باقی تمام مجمع یہ منظر دیکھ کر بھاگ گیا۔ آپ گاؤں کے تین مرتبہ صدر جماعت بھی رہے ہیں۔ آپ نے اپنی وصیت بھی کی ہوئی تھی۔ دادی جان کی بھی وصیت کروائی اور دونوں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔ آپ نے 1985ء میں 70 سال کی عمر میں وفات پائی۔

دادا جان صدر ایوب کے دور حکومت میں دس سال کھرڑیانوالہ کے چیئرمین بھی رہے آپ نے نہ صرف جماعتی خدمات سرانجام دیں بلکہ سوشل کارکن کی حیثیت سے اپنے علاقے کے لئے بھی کام کرتے رہے۔ آپ دونوں میاں بیوی نہایت نیک اور عبادت گزار تھے۔ ہمیشہ دعاؤں میں مشغول رہتے تھے۔ آپ نے اپنی اولاد کے لئے بھی بہت دعائیں کیں۔ آج آپ کی اولاد ان دعاؤں کا ثمر کھا رہی ہے۔ آپ کے دو بیٹے مکرم حامد جاوید صاحب اور مکرم سعید احمد محمود صاحب اور بیٹی بشریٰ ارشد صاحبہ وصیت کے بابرکت نظام کا حصہ ہیں۔

خدا تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور اپنی ابدی جنتوں کا وارث بنائے۔ آمین

خدا کی راہ میں قربانی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

ہمارا کام صرف اتنا ہونا چاہئے کہ جب خدا تعالیٰ کے سلسلہ کی طرف سے کوئی آواز بلند ہو تو ہم اُس پر لبیک کہتے ہوئے اپنی قربانی پیش کر دیں اور یہ نہ دیکھیں کہ وہ کہاں خرچ ہوا اور کہاں نہیں ہوا۔ مومن کو ان باتوں سے کوئی غرض نہیں ہوتی اور نہ وہ یہ دیکھا کرتا ہے کہ اس نے جو چندہ دیا تھا وہ کس جگہ خرچ ہوا۔ مَیں اپنے دل میں یقین رکھتا ہوں کہ جو چندے سلسلہ کی ضروریات کے لئے مَیں دیتا ہوں، اگر ان کے متعلق جماعت پر میرا کوئی اختیار نہ ہو تو خواہ میرے سامنے جماعت اُس چندہ سے آتش بازی چلا دے میری طبیعت میں ذرا بھی ملال پیدا نہ ہو کیونکہ مجھے اِس سے کوئی غرض نہیں کہ جماعت نے روپیہ کہاں خرچ کیا۔ مجھے تو ثواب اُس وقت مل گیا تھا جب مَیں نے چندہ دیا اور جب مجھے ثواب مل چکا ہے تو مجھے اِس سے کیا کہ وہ کہاں خرچ ہوا اور کہاں خرچ نہیں ہوا۔ اگر خدا تعالیٰ نے یہ کہا ہوتا کہ جب روپیہ صحیح مصرف پر استعمال ہو گا تب ثواب ملے گا یا جتنا روپیہ استعمال ہو گا اتنے روپیہ کا ہی ثواب ملے گا باقی روپے کا ثواب نہیں ملے گا تو بے شک مجھے تردّد ہوتا اور مَیں فکر کرتا کہ یہ روپیہ صحیح جگہ پر صَرف ہونا چاہئے اور سب کا سب صَرف ہونا چاہئے۔ مگر جبکہ خدا تعالیٰ اسی وقت ثواب دے دیتا ہے جب انسان روپیہ دیتا ہے بلکہ دینے کا تو کیا ذکر ہے جب انسان دینے کا ارادہ کرتا ہے اس وقت ثواب دے دیتا ہے تو ایسی حالت میں مجھے یا کسی اور کو اس بات کا کیا شکوہ ہو سکتا ہے کہ وہ روپیہ صحیح مقام پر کیوں خرچ نہیں کیا گیا۔ اب اس کے خرچ کا مَیں ذمہ دار نہیں۔ میرا کام اتنا ہی تھا کہ روپیہ دے دوں۔ مَیں نے روپیہ دے دیا اور اس کی جگہ ثواب اپنے گھر لے آیا۔ اب میرا کیا حق ہے کہ مَیں دی ہوئی چیز کے متعلق یہ دیکھوں کہ دوسرے نے اسے کہاں خرچ کیا ہے۔ مَیں نے ایک چیز دینی تھی دے دی اور مجھے اس کی قیمت مل گئی۔ اب مجھے اس سے کیا کہ وہ روپیہ کہاں جاتا ہے۔ پس یہ سب دُنیوی چیزیں ہیں اور ان کا زیادہ خیال رکھنا انسان کے ایمان کو کمزور کرتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ اصلاحِ قوم کے لئے انسان کوشش نہ کرے، کرے اور ضرور کرے۔ مگر جہاں تک اس کے دینے اور اُسے ثواب ملنے کا تعلق ہے جب یہ دونوں باتیں ہو چکیں تو اِس کے بعد اسے کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہئے کہ اس کا روپیہ کالا چور لے جاتا ہے یا کالا کُتّا لے جاتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کے نام پر ہم نے کچھ روپیہ دے دیا اور خدا تعالیٰ نے اس کی قیمت ہمیں ادا کر دی تو اب وہ ہماری چیز کہاں رہ گئی۔ پس ہمارا کوئی حق نہیں کہ ہم یہ کہیں کہ ہمارا مال ضائع ہو گیا یا فلاں چیز ہماری تھی وہ کہاں خرچ کی گئی۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص 696)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم رانا طاہر احمد صاحب مربی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ طوبیٰ شہباز بنت مکرم شہباز احمد صاحب عمر 8 سال نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 3 جنوری 2012ء کو بعد نماز ظہر چک نمبر 332 دھنی دیو میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم عمران محمود صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور خاکسار نے دعا کروائی۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم لیاقت علی طاہر صاحب معلم سلسلہ چک نمبر 332 کو حاصل ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآنی علوم سے بہرہ ور کرے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم ندیم احمد الیاس صاحب دارالیمن غربی شکر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے کزن حامد احمد مغل ابن مکرم محمد یونس مغل صاحب رچنا ٹاؤن شاہدرہ لاہور نے 6 سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ مکمل کرلیا ہے بچے نے قرآن مجید اپنی والدہ مکرمہ شگفتہ نسیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ رچنا ٹاؤن لاہور سے پڑھا۔ 27 دسمبر 2011ء کو تقریب آمین کے موقع پر مکرم مبشر احمد صاحب ورک صدر رچنا ٹاؤن لاہور نے بچے سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو تلاوت قرآن باقاعدگی سے کرنے نیز اس کی تعلیمات کو پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا طاہر احمد صاحب مربی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 26 دسمبر 2011ء کو دوسری بیٹی عطا کی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام سجیلہ طاہر عطا فرماتے ہوئے وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم رانا اختر حسین صاحب آف نفیس نگر کی پوتی اور مکرم ماسٹر محمد سلیم صاحب آف محمد آباد سٹیٹ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت وعافیت والی لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے، والدین کیلئے قرۃ العین اور سلسلہ کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم یوسف سلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ کھوکھر غربی ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم صوفی محمد شریف صاحب معلم وقف جدید پچھلے چند سالوں سے سکن ٹیومر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ مورخہ 14 جنوری کو دوپہر کے وقت اچانک بلڈ پریشر زیادہ ہوجانے کی وجہ سے دائیں طرف فالج کا اٹیک ہوا ہے اور سانس لینے میں کافی دقت ہو رہی ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے CCU2 میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو معجزانہ طور پر شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم سید عبدالمالک ظفر صاحب صدر محلّہ دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار عرصہ تقریباً ایک ماہ سے زائد عرصہ سے بخار کھانسی زکام وغیرہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ ٹائیفائیڈ بخار بھی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفاء عطا فرمائے اور احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق دیتا رہے اور ہر آن میری مدد راہنمائی فرماتا رہے۔ آمین

مکرم کاشف محمود بلوچ صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 413 ج۔ب کرنیل والا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ چک نمبر 413 ج۔ب کرنیل والا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو کافی عرصہ پہلے گلہڑ ہوا تھا جس کا آپریشن کرایا گیا۔ آپریشن کے بعد کچھ دنوں تک تو آواز صحیح نکلتی رہی اب آواز کی نالی میں انفیکشن ہوگئی ہے۔ صحیح طور پر آواز نہیں نکلتی۔ گلے میں بھی تکلیف ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل طور پر شفاء عطا فرمائے۔ آمین

مکرم طارق محمود صاحب دارالیمن غربی شکر ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چچا مکرم منیر احمد صاحب ایک سال سے بیمار ہیں۔ بلڈ پریشر کی وجہ سے دماغی حالت پر اثر ہے وہ بولنا بھی چھوڑ گئے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے چچا کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد ارشد صاحب نائب صدر محلّہ دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ممانی اور خوشدامن محترمہ امین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا رشید احمد صاحب مرحوم ناصر آباد شرقی ربوہ مورخہ 27 دسمبر 2011ء کو بقضائے الٰہی 61 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ صرف ایک رات علیل رہیں۔ مورخہ 28 دسمبر 2011ء کو بعد نماز مغرب نماز جنازہ مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی موصوف نے کروائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں اور حضور کا خطبہ باقاعدگی سے ایم ٹی اے پر سنتی اور دیکھتی تھیں۔ دعا گو بزرگ تھیں اور تمام ملنے والوں سے بہت شفقت اور پیار سے ملتی تھیں اور ہم سب کیلئے دعاؤں کا خزانہ تھیں۔ انتہائی صابر وشاکر اور خدا پر نہایت توکل رکھنے والی تھیں۔ قرآن سے بے پناہ محبت تھی۔ محلے کے بیشمار بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت ملی اور آخری وقت تک قرآن پڑھتی اور پڑھاتی رہیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے 4 بیٹے مکرم اسماعیل احمد صاحب دارالفتوح شرقی، مکرم محمد ابراہیم صاحب دارالفتوح غربی، مکرم منور احمد صاحب ناصر آباد شرقی، مکرم عطاء الوحید صاحب ناصر آباد شرقی، 4 بیٹیاں مکرمہ نصرت پروین صاحبہ اہلیہ خاکسار، مکرمہ عشرت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد صاحب کراچی، مکرمہ کشور پروین صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب کراچی، مکرمہ عطیہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب لندن اور 22 پوتے پوتیاں اور نواسے نوسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد ارشد صاحب نائب صدر محلّہ دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم محمد عثمان صاحب ولد مکرم محمد لطیف صاحب دارالشکر جنوبی ربوہ مورخہ 13 جنوری 2012ء کو بعمر 38 سال وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ دارالشکر شمالی میں مکرم سید عبدالمالک ظفر صاحب صدر محلّہ دارالشکر شمالی ربوہ نے اسی دن پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد صدر صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ آپ ایک زیر تعمیر مکان واقع فیصل آباد میں بطور چوکیدار کام کر رہے تھے۔ مرحوم 12 جنوری کی رات اپنے کمرے میں انگیٹھی میں آگ لگا کر سوئے تھے تو اس کے دھوئیں وغیرہ سے دم گھٹ کر وفات پاگئے۔ مرحوم نماز روزہ تلاوت قرآن کریم کی پابندی کرنے والے اور باقاعدگی سے حضور انور کا خطبہ جمعہ سنتے تھے۔ آپ اپنے گھر میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ احمدی ہوئے تھے اور والد صاحب کی وفات کے بعد بھی احمدیت پر قائم رہے۔ مرحوم نے بیوہ مکرمہ کشور عثمان صاحبہ کے علاوہ چار بچیاں دانیہ عثمان عمر 11 سال، صدف عثمان عمر 8 سال، مسکان عثمان عمر 5 سال اور روشین عثمان عمر اڑھائی سال سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حامی وناصر ہو نیز ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تبدیل شدہ بیگ

مورخہ 14 جنوری 2012ء کو 1:30 بجے والی بلوچ ٹریولز بس میں ربوہ سے لاہور جاتے ہوئے مکرم ڈاکٹر فیضان احمد صاحب کا بیگ جس میں ضروری کاغذات تھے کسی سے تبدیل ہوگیا ہے۔ براہ کرم جس کسی کے پاس ہو وہ دفتر صدر عمومی یا درج ذیل فون نمبرز پر اطلاع کردیں۔

03453750803,03324614203

(جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

تبدیلی نام

مکرم محمد آصف لقمان ولد محمد اشرف مکان نمبر 72/2 محلّہ بشیر آباد ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میں نے اپنا نام آصف لقمان شامی ولد محمد اشرف نیاز سے تبدیل کر کے محمد آصف لقمان ولد محمد اشرف رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ

☆......☆......☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

تریاق اٹھراء
مرض اٹھراء کیلئے لاثانی اور مشہور عالم گولیاں
نور نظر
اولاد نرینہ کیلئے کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

خبریں

وزیراعظم پاکستان کی عدالت میں حاضری

19 جنوری 2012ء کو وزیر اعظم پاکستان سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم کے تحت اپنے وکیل اور چند وزراء کے ہمراہ خود سپریم کورٹ میں پیش ہوئے۔ جہاں توہین عدالت کیس کی سماعت ہوئی۔ دلائل دیئے جانے کے بعد جواب تحریری طور پر داخل کرانے کیلئے سماعت آئندہ یکم فروری 2012ء تک ملتوی کردی گئی اور وزیر اعظم کو خود عدالت میں پیش ہونے سے استثنٰی دے دیا گیا ہے۔

ایشیائی بینک نے پاکستان کیلئے 51 کروڑ ڈالر قرض منظور کرلیا

ایشیائی ترقیاتی بینک نے پاکستان میں زرعی آبپاشی اور بجلی کی ترسیل کے منصوبوں کیلئے آسان اقساط پر 51 کروڑ ڈالر سے زائد مالیت کے قرضوں کی فراہمی کی منظوری دیدی۔ اس میں سے 27 کروڑ ڈالر آبپاشی جبکہ 24 کروڑ ڈالر بجلی کی ترسیل کے منصوبے پر خرچ ہوں گے۔ پاکستان میں اے ڈی بی کے سربراہ نے امید ظاہر کی ہے کہ دونوں منصوبوں پر تیز رفتاری سے عمل درآمد کیا جائے گا تاکہ لاکھوں افراد ان سے جلد از جلد مستفید ہوسکیں۔

افغان میں بم دھماکے، انٹیلی جنس کے ڈپٹی ڈائریکٹر سمیت 16 افراد ہلاک

افغان صوبہ ہلمند کے ضلع لشکی کے ایک بازار میں ایک خودکش حملہ آور نے اپنی بارود سے بھری موٹر سائیکل پولیس کی گاڑی سے ٹکرادی جس کے نتیجے میں 2 پولیس اہلکاروں سمیت 12 افراد ہلاک ہوگئے۔ جبکہ دوسرا دھماکہ ضلع نادعلی میں ایک ریموٹ کنٹرول ہوا جس میں افغان نیشنل ڈائریکٹوریٹ آف سیکیورٹی کے ڈپٹی ڈائریکٹر اور ان کے 2 محافظوں سمیت 5 افراد ہلاک ہوگئے۔ دونوں دھماکوں میں مجموعی طور پر 16 افراد ہلاک اور 20 زخمی ہوگئے۔

سیاسی جماعتوں سے متعلق چیف جسٹس کے ریمارکس

چیف جسٹس آف پاکستان نے کہا ہے کہ سیاسی جماعتوں میں بادشاہت ہے ان میں ہر سطح پر الیکشن ہونے چاہئے۔ 50 فیصد سے کم ووٹوں سے منتخب ہوکر آنے والے ممبران پارلیمنٹ کی وجہ سے معلق پارلیمنٹ وجود میں آتی ہے اور اتحادی حکومت سے پیدا ہونے والے مسائل کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ سارے کام ہم نہیں کرسکتے کچھ فیصلے پارلیمنٹ کو بھی کرنے دیئے جائیں۔ آرٹیکل 2A بنیادی انسانی حقوق کے زمرے میں نہیں آتا ہم صرف آئین کے آرٹیکل 184-3 کے تحت بنیادی انسانی حقوق اور عوامی اہمیت کے معاملات کی سماعت کرنے کے مجاز ہیں۔

چین کا خلائی مشن 2011ء کی دس اہم ترین سائنسی کامیابیوں میں سرفہرست

چین کی طرف سے دو ماہ قبل خلاء میں بھجوایا جانے والا مشن چین کی سال 2011 میں دس اہم ترین سائنسی کامیابیوں میں سرفہرست ہے۔ چینی خبررساں ادارے کے مطابق بغیر انسان کے خلائی جہاز مشن ذو-8 کو یکم نومبر 2011ء کو خلاء میں بھجوایا گیا تھا اور یہ تیان گانگ-ون ماڈیول کے ساتھ کامیابی سے جوڑا گیا۔ یہ خلائی جہاز 17 نومبر کو اپنا مشن مکمل ہونے کے بعد زمین پر واپس آیا۔ واضح رہے کہ چین 2020ء تک اپنا خلائی سٹیشن اور 2016ء تک خلائی لیبارٹری قائم کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔

جنوبی سوڈان میں جھڑپیں

جنوبی سوڈان کی شورش شدہ ریاست جونگلی میں تازہ ترین جھڑپوں میں مسلح افراد نے خواتین و بچوں سمیت 51 افراد کو ہلاک کردیا جبکہ 22 افراد زخمی ہوگئے۔ علاقے میں نسلی گروپوں کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف جوابی حملوں کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ بے گھر ہوچکے ہیں۔

جنوبی افریقہ میں موسم کے بارے غلط پیشگوئی پر قید و جرمانے کا قانون نافذ

جنوبی افریقہ میں موسم کے بارے غلط پیشگوئی کرنے پر قید و جرمانے کا قانون نافذ کردیا گیا۔ قانون کے مطابق پہلی بار موسم کی غلط پیش گوئی کرنے والے کو 4 سے 5 سال تک قید اور 4 لاکھ پاؤنڈ کے برابر جرمانہ کیا جاسکے گا جبکہ اسی غلطی کو دہرانے پر 10 سال قید اور 8 لاکھ پاؤنڈ کے برابر جرمانہ ہوگا۔ جنوبی افریقہ کے ذرائع ابلاغ کی رپورٹ کے مطابق یہ قانون موسم کے بارے غلط پیش گوئیوں کے نتیجہ میں ہونے والی مالی نقصانات اور افراتفری کے باعث کیا گیا ہے۔

برطانوی فوج میں 4 ہزار 200 ملازمتیں ختم کردی گئیں

دفاعی اخراجات میں کمی کیلئے برطانوی فوج میں 4 ہزار 200 ملازمتیں ختم کردی گئی ہیں۔ برطانوی میڈیا کے مطابق مالیاتی بحران کی وجہ سے فوج میں 2 ہزار 900، فضائیہ میں ایک ہزار اور بحریہ میں تین سو ملازمتیں ختم کردی ہیں۔ ان ملازمتوں کے ختم ہونے سے دفاعی بجٹ میں 38 ارب پاؤنڈ کی بچت ہوگی۔ وزیر دفاع کا کہنا ہے کہ حکومت کے پاس نوکریوں کو ختم کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔

برطانوی وزیر اعظم کا ملکہ الزبتھ کو مہنگی کشتی دینے سے انکار

برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون نے ملکہ الزبتھ کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر انہیں چھ کروڑ پاؤنڈ مالیت کی کشتی دینے سے انکار کردیا۔ برطانوی میڈیا کے مطابق ترجمان نے بتایا کہ وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ ایک ایسے وقت میں جب ملک معاشی بحران سے گزر رہا ہے یہ مناسب نہیں کہ ٹیکس گزاروں کا پیسہ خرچ کیا جائے۔

قدرتی آفات سے گزشتہ سال 366 ارب ڈالر کا نقصان ہوا

اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ سونامی، زلزلوں اور دیگر قدرتی آفات کے باعث گزشتہ سال 366 ارب ڈالر کا نقصان ہوا۔ جبکہ قدرتی تباہ کاریوں کے ان 302 واقعات میں 30 ہزار افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ 206 ملین متاثر ہوئے۔ اقوام متحدہ کی ڈیزاسٹر ریڈکشن ایجنسی (UNISDR) کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق 70 فیصد نقصانات طوفان اور سیلاب کے باعث ہوا جبکہ سب سے زیادہ ہلاکتیں زلزلے کی وجہ سے ہوئیں جن کی تعداد 20 ہزار 943 ہے جوکہ زیادہ تر جاپان میں ہوئیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ سال مارچ میں جاپان میں آنے والے سونامی کے باعث فوکوشیما نیوکلیئر پلانٹ کی تباہی سے سب سے زیادہ 210 ارب ڈالر نقصان ہوا جبکہ تھائی لینڈ میں سیلاب سے نقصان کا تخمینہ 40 ارب ڈالر لگایا گیا ہے، جنوری 2011ء میں برازیل میں تاریخ کے بدترین سیلاب نے 900 افراد کو نگل لیا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 20 جنوری

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	5:33

گرلز سوٹ ایک سال تا 18 سال گرلز سوٹ پٹھانی، بلوچی ایک سال تا 10 سال
لیڈیز بوتیک سوٹ اعلیٰ کوالٹی
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
047-6214377

موسم سرما کی نئی ورائٹی ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
ورلڈ فیبرکس
0333-6550796
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد ٹیلیفی سٹور ربوہ

خواتین کے پیچیدہ، مردوں کے پوشیدہ نفسیاتی، جسمانی ذہنی امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0334-7801578

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883, 0321-7709883

ترقی کی جانب ایک اور قدم
لہنگے ہی لہنگے
قیمت آپ کی سوچ سے بھی کم
بڑی والی دکان
صاحب جی فیبرکس نزد شریف جیولرز
047-6214300: ریلوے روڈ۔ ربوہ

FR-10

مکان کرایہ کیلئے خالی
دارالعلوم شرقی نور میں نیا تعمیر شدہ مکان دو بیڈ رومز ڈرائینگ رومز، اٹیچ باتھ رومز، کچن کشادہ ٹی وی لاؤنج، دو گیراج، گیس، بجلی اور ٹیلی فون کی سہولیات کے ساتھ کرایہ کیلئے خالی ہے۔
0300-6504824, 0302-7089662

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ وزنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون: 0476213434
موبائل: 0323-4049003